برملا ان کی پرزور تردید فرماتے تھے۔

[۵] فہم وفراست میں سارے انسان برابر نہیں۔

[٦] اسلام کے بعض خطرناک دشمن، دین کا لبادہ اوڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر سادہ لوح اور کم علم عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

غالب امکان یہی ہے کہ اس قسم کی سازشیں آپ کے زمانہ خلافت میں کوفہ، مصر اور یمن وغیرہ میں ابھرتی اور آپ رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی کوششوں سے مٹتی ...... یا وقتی طور پر دبتی رہتی تھیں۔

[۷] لوگوں کو اہل کفر ونفاق کے خطرناک جال میں پھنسنے سے بچانے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ بار بار اس مسئلے کی پوری پوری وضاحت فرماتے رہتے تھے۔

[۸] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث نبویہ کو یاد کرنے کے علاوہ حاطہ تحریر میں بھی لاتے تھے۔

(جاری ہے)

## روٹی کی کہانی

میں گندم کا دانہ تھا، دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بوری میں بند تھا۔ ایک دن مجھے کھیت میں بکھیر کر مٹی میں دبا دیا گیا۔ پھر پانی ڈال کر مجھے گیلا کر دیا گیا۔ مجھے زمین کی حرارت سے گھٹن ہونے لگی تو سر اٹھا کر دیکھا، ہری ہری سوئیوں کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ جب بھی پیاس کی شدت محسوس ہوئی، کسان مجھے پانی دیتا رہا۔ جب میں دانہ دار ہو کر بوڑھا ہوگیا، مجھے کاٹا گیا، پھر تھریشر نامی خطرناک مشین نے توڑ مروڑ کر میرے دانے الگ کئے، پھر صفائی کر کے مجھے چکی نامی مشین میں پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا۔ پھر مجھے پانی سے گوندھ کر روٹی بنائی گئی، اور توے پر پکایا گیا۔

اے انسان درحقیقت اللہ پاک نے مجھ سمیت آسمان وزمین کی ہر چیز تیرے لئے مسخر کر دیا ہے، اور تجھے صرف اسی ذات واحد کی بندگی کے لئے بنایا ہے۔ کیا تجھے اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ مجھے بسم اللہ پڑھ کر اور کھا کر اللہ کا شکر ادا کرے۔

(ابولقمان السلمانی)

سوانح علمائے اہلحدیث

# فضیلة الشیخ أبویوسف عبدالوهاب حنیف رحمة الله علیه

عبدالرحیم روزی

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

استاد محترم مولانا عبدالوہاب حنیف کو آج "رحمة الله علیه" کا لاحقہ جملہ لکھتے ہوئے قلم کا جگر پاش پاش ہو رہا ہے ۔ہم تو اس انتظار میں تھے کہ آپ چند دنوں میں سرزمین حجاز سے واپس آئیں گے اور آپ سے خیر وخبر پوچھیں گے، لیکن خالق تقدیر کے انتظامات پردہ غیب میں کچھ اور ہی تھے۔

آپ کے احسانات کا بار اہل بلتستان پر عموماً اور اہلحدیث پر خصوصاً زیادہ ہے، اپنے اس عظیم محسن کا حق ادا کرنے کی نیت سے چند سطور آپ کے ثنائے جمیل کے لیے نذر کر رہا ہوں۔

**نام ونسب:** عبدالوہاب بن محمد جان بن روزی بن حیدر بن اسماعیل ۔آپ کا خاندان (اخوندپا) ہے، جس کا مطلب ہے: "علم وامانت والے"۔

**پیدائش وتعلیم:** آپ چہلو کے علاقہ براہ میں ۱۹۴۴ء = ۱۳۶۴ھ کو پیدا ہوئے۔آپ اپنے والدین کے تیسرے فرزند تھے۔آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں۔دو بھائی اور ایک بہن بقید حیات ہیں۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد جان سے حاصل کی، جو مناظر اسلام ثناءاللہ امرتسری کے شاگرد تھے اور مبلغ آٹھ روپے مشاہرہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے تھا۔(ہندوستان میں اہلحدیث کی خدمات ص:۱۹۲)

مولانا عبدالوہاب تقریباً ۱۹۵۵ء میں بغرض تعلیم غواڑی تشریف لائے اس وقت عمر گیارہ برس تھی۔آپ کو راقم کا ماموں مولوی اسماعیل براہ سے اپنے ساتھ لے آئے۔وہ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا عبدالوہاب کا گھرانہ معاشی اعتبار سے ناگفتہ بہ تھا، زاد راہ کے طور پر کچھ خشک توت تھیلے میں لائے تھے، راستے میں زمین پر بکھر جانے پر بے اختیار رو پڑے، مگر مولوی اسماعیل موصوف نے دانہ دانہ چن کر تھیلے میں ڈال دیے اور تسلی دیکر غواڑی لے آئے۔

غواڑی میں آپ مولوی اسماعیل مذکور کے گھر رہتے اور مولانا عبدالرحیم گیلتھاوی سے ناظرہ قرآن ختم کیا اور مولانا مفتی

کریم بخش ومولانا محمد یونس سے دیگر کتب پڑھنے لگے۔اس دوران دیگر طلباء کی طرح لوگوں کی بھیڑ بکریاں بھی چراتے تھے۔

1957ء میں کراچی تشریف لے گئے۔الوداع کے موقع پر آپ کے والد نے من جملہ زریں وصیتوں میں یہ بھی فرمایا:"بیٹا علم میں فراغت حاصل کرنے سے قبل بلتستان نہ آنا"۔آپ نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔اس سفر میں سکردو سے زاد راہ ختم ہوا تو سکردو کے مضافات "حوطو" میں چالیس یوم تک مزدور کے طور پر پشتی ٹوکرے "چورونگ" سے کھاد ڈھوتے رہے۔جب اس طرح اخراجات پورے ہوئے تو سوئے کراچی چل پڑے۔ ☆

**آپ کے اساتذہ کرام:** 1961ء میں مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی سے دورۂ ترجمہ وتفسیر مکمل کیا۔اور 1964ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ سے درس نظامی مکمل کیا۔اسی دوران والد گرامی کی وفات ہوئی۔یہاں آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث پیر یعقوب قریشی،نائب شیخ الحدیث یعقوب ملہوی،شیخ الادب مولوی عبدالصمد،شیخ ابراہیم خلیل کینی اور مولوی عبدالرشید ہزاروی قابل ذکر ہیں۔1965ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔

**درس وتدریس کے میدان میں:** فراغت کے بعد کچھ عرصہ "کٹو" فیصل آباد میں پڑھاتے رہے،پھر اپنی جائے پیدائش براہ تشریف لائے اور لوگوں کو محض اللہ تعالی کی رضا کی خاطر مفت تعلیم دینے کی پیشکش کی،لوگوں کے ٹھکرانے پر دلبرداشتہ ہو کر سرزمین علم شہر غواڑی تشریف لائے اور گیئتھا میں مبلغ ۲۰ روپے مشاہرے پر بچوں کو پڑھانے لگے۔اس کے بعد جامعہ علوم اثریہ جہلم میں مبلغ ۱۰۰ روپے مشاہرہ پر چار برس تک پڑھاتے رہے۔اسکے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی منتظمہ کے اصرار پر وہاں تشریف لے گئے اور آپ کا مشاہرہ مبلغ ۲۰۰ روپے مقرر ہوا۔دونوں جگہ آپ بلتستانی طلباء کی کڑی نگرانی کرتے تھے اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

**دارالإفتاء سے تعیناتی:** آپ کے جامعہ سلفیہ میں تدریس کے دوران جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے شیخ محمد امان اور شیخ علی مشرف بھی آپ کے ساتھ پڑھاتے تھے۔آپ کی محنت شاقہ اور طالبان علم سے دلچسپی دیکھ کر دونوں نے آپ کو بلایا اور درج ذیل مکالمہ ہوا:

عرب شیوخ: آپ کی تنخواہ کتنی ہے؟ حنیف: دوسو روپے۔

---

☆ الشیخ محمد یوسف حنیف کا بیان ہے کہ ان کے والد مرحوم کے بقول حاجی محمد ابراہیم سرمیکی نے ان کے لیے کرایہ کی رقم فراہم کی تھی۔

شیوخ: کیا اس پر گزر بسر ہوتا ہے؟ حنیف: جی! نہیں بس گزارہ کرتا ہوں۔

شیوخ: پھر آپ یہی دوسو روپے گھر بھیج دیا کریں اور آپ ہمارے ساتھ ماحضر میں شریک رہا کریں۔

اسکے بعد دونوں شیوخ نے آپ اور مولانا عبدالرحمٰن خلیق کے کاغذات لیکر مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر الشیخ عبدالعزیز ابن باز کو پیش کیے، تو انہوں نے دارالإفتاء سے سفارش کر کے دونوں کو بلتستان میں بطور داعی و مدرس مقرر کرایا۔ دونوں نے یکم شوال ۱۳۹۴ھ 1974ء کو کام شروع کر دیا۔ اس وقت جناب خلیق رحمہ اللہ نائب ناظم اعلیٰ اور جناب حنیف رحمہ اللہ مدرس و مدیر تعلیم مقرر رہوئے۔

دونوں کی تشریف آوری پر دارالعلوم کی کایا ہی پلٹ گئی۔ اور عمارت کی تنگی دور کرنے کے لئے وسیع رقبے پر یک منزلہ کمرے بنائے، ان میں سے بیشتر کمرے آج بھی اسی حالت میں زیر استعمال ہیں۔ ان دونوں کے بعد اور بھی علماء یہاں تقرر ہو کر آئے۔ ان سب کی اجتماعی کاوش، اخلاص اور فہم و تدبر نے رنگ لایا اور تعمیر و ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا، اس انقلابی دور کو دارالعلوم کی تاریخ میں "نشأۃ ثانیۃ" قرار دیا گیا ہے۔

## غواڑی میں مستقل سکونت:

دارالعلوم بلتستان غواڑی میں تعیناتی کے بعد تقریباً تین سال محلّہ گیئتھا میں رہے، پھر ۱۹۷۷ء میں پہلا مکان محلّہ میوکھور میں بنایا اور یہیں رہنے لگے۔

**آغاز سفارت:** 1976ء میں فریضہ حج ادا فرمایا۔ اور 1978ء بمطابق ۱۳۹۸ھ میں شیخ ابن بازؒ کی اجازت سے سعودی عرب کی طرف سفارت کا پہلا سفر شروع ہوا۔ اور یہی سفر دارالعلوم کی تعمیر و ترقی اور نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل ثابت ہوا۔ اور منبع العلوم شگر کے سوا بلتستان کے تمام دینی مدارس دارالعلوم بلتستان غواڑی کے وفاق کے تحت آ گئے۔

**تلامذہ:** جناب موصوف کی تدریسی خدمات کا دورانیہ مختلف مدارس میں رہا۔ لہذا آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ بلتستان کے دینی مدارس کے اکثر اساتذہ آپ کے شاگرد ہیں۔ اسی لیے آپ کو "استاذ الاساتذہ" بھی کہا جاتا ہے۔ ان شاگردوں میں سے مشت نمونہ از خروارے یہ ہیں: الشیخ استاذ عبدالرشید صدیقی، الشیخ عبدالواحد عبداللہ، الشیخ ابراہیم خلیل الفضلی، ڈاکٹر محمد علی جوہر، الشیخ محمد حسین سلفی، الشیخ ثناء اللہ جانی، الشیخ عارف عبد الحکیم، الشیخ مسعود جانباز، الشیخ عبدالرحمٰن روزی، الشیخ احمد ابراہیم، الشیخ سلیم اللہ عبدالباقی، اور الشیخ عبدالوہاب خان و دیگر خلق کثیر قابل ذکر ہیں۔

**دعوتی زندگی:** آپ کی زندگی مصروف ترین تھی، دعوت وتبلیغ آپ کا خصوصی مشن تھا۔اس زندگی کی مختصر سی جھلک پیش خدمت ہے:

1- تمام دعوتی پروگراموں میں شرکت اختیار کرتے، ان مواقع پر آپ کا خصوصی موضوع سخن عقیدہ اہلحدیث، ائمہ اہل بیت، قرآن وحدیث کے ترازو میں، اور فضائل اہل بیت ہوا کرتے تھے۔آپ کے مدلل بیانات سے اہلحدیث کے خلاف قائم شدہ بہت سارے شبہات لوگوں کے دلوں سے ختم ہوجاتے۔

2-اپنی جائے پیدائش براہ میں مدرسہ اور مسجد قائم کیا۔اور قرآن وسنت کی طرح ڈالی، مدرسۃ ہدایت الاِسلام کو خون جگر دیکر سینچا، اور مقامی دعاۃ وعلماء نے پروان چڑھائی، الحمد للہ آج اس مدرسے میں دس معلمین اور معلمات پڑھانے پر مامور اور ایک سواسّی سے زائد طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں، اور علمی معیار کے لحاظ سے جامعہ دارالعلوم بلتستان کے قابل رشک برانچوں میں شامل ہے۔

3-اپنی مسجد میوکھور غواڑی میں بیشتر ایام درس دیا کرتے۔ان دروس میں آپ کا موضوع اصلاح عقیدہ ہوتا تھا، ردبدعات میں آپ نے خوب کردار ادا کیا۔

**جماعتی خدمات:** آپ نے جماعت کے مختلف عہدے سنبھالے، اور خوب نبھائے۔

1- ادارۃ التعلیم : 1974ء تا 1989ء دارالعلوم بلتستان کے مدیر تعلیم رہے، نظامت تعلیم کی بابت کسی کی رعایت نہیں کرتے تھے، ذمہ داری میں کوتاہی آپ کو بالکل گوارا نہ تھا۔ذاتی تعلقات کو خیر باد کہہ کر کوتاہی کرنے والے کی خوب خبر لیتے تھے۔

2-- **مجلس عمل کی صدارت:**

یہ مجلس جماعت اہلحدیث بلتستان کے تنظیمی امور چلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔1989ء کے جماعتی انتخاب میں آپ اس مجلس کے چیئر مین منتخب ہوئے اور تاوفات آپ ہی اسی منصب پر فائز رہے۔اب اس منصب پر مولانا عبدالرشید صدیقی صاحب فائز ہیں۔

3-**شعبہ دعوت وتبلیغ** کے بھی آپ امیر تھے۔بلتستان کی مختلف مساجد میں سب علماء کرام کو ساتھ لے جاتے اور خطبہ جمعہ پڑھواتے۔اب اس کے مدیر مولانا محمد حسن اثری صاحب ہیں۔

4۔**مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوری کے رکن تھے** ۔ جمعیت کے اجلاس میں باقاعدہ شرکت فرماتے تھے۔

5۔ **جہاد اور مجاہدین سے تعلق** :ذاتی طور پر مجاہدین کی ہمیشہ امداد فرماتے تھے ۔اور اسے اپنی بہت بڑی سعادت تصور کرتے تھے۔

6۔**تدریسی خدمات**: سوائے ایام سفارت کے آپ تدریسی مواد خوب پڑھاتے تھے۔نحو وصرف کے مسائل حل کرنا آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔معلمات کوبھی ہروقت پڑھاتے اوران کی تربیت میں کوشاں رہا کرتے تھے۔

7۔**رفاہی خدمات**: بلتستان ،گلگت ودیگر تمام شمالی علاقہ جات میں خوب رفاہی کام سرانجام دیے ۔مساجد ومدارس قائم کرنے کے علاوہ کنویں،کوہل اورٹینکیاں بھی بنوائیں۔

## آپ کی چند امتیازی خصوصیات:

1۔**صدق واخلاص**:کسی سے غلطی ہونے پراس کی نشاندہی اس کے سامنے ہی نقد کردیتے ،ٹوکتے ۔اور پیٹھ پیچھے بیان نہ کرتے ۔اس کا بہت اچھا اثر ہوتا۔مخاطب فی الحال تو ناراض ہوتا ،لیکن بعد میں ضروراپنی غلطی پر نادم ہوتا۔آپ کی وفات کے موقع پر متعدد تعزیتی کلمات میں اس صفت کوآپ کی ایک اہم اورنمایاں صفت قرار دیا گیا ہے۔

2۔**رفاہی کاموں کی نگرانی**: آپ کی ذمہ داری کے تحت جہاں کوئی رفاہی کام ہورہا ہو،اس بڑھاپے اور بھاری بھرکم جسامت اور بیماری کی ۔لت میں بھی بنفس نفیس ان کاموں کا جائزہ لینے جاتے ،نگرانی کرتے اور کام لینے میں سرموسستی نہ کرتے۔

3۔**انتظامی امور میں حد سے زیادہ دلچسپی**: آپ کے شاگرد عزیز ابوسمیر عبدالعزیز کے بقول آپ جب التقریر السنوی کی تیاری کیلئے سکردوتشریف لاتے توفجر کی نماز سےلیکر بسااوقات رات ایک بجے تک جاگتے تھے۔اور رپورٹنگ کی تیاری میں ادنی سے کارکن کی طرح کام بھی کیا کرتے تھے۔نیز آپ جب بھی سکردو یا راولپنڈی تشریف لے جاتے تواپنے کسی عزیز کے ہاں ٹھہرنا پسند نہ کیا کرتے تھے۔

4۔**فقراء، بیواؤں،یتیموں کی امداد**:یہ آپکی گھٹی میں پڑی ہوتی تھی ۔آپ کا دروازہ ان لوگوں کیلئے کھلا رہتا

۔وفات کے بعد پتہ چلا کہ بہت سارے دیگر مذاہب کے فقراء کی بھی امداد کرتے تھے۔آپ کی وفات پر راقم نے سنا اور دیکھا کہ بہت سارے فقیر روتے ہوئے کہ رہے تھے کہ اب ہم بے سہارا ہوئے ہیں۔اور ہمارا سایہ اٹھ گیا ہے۔

5۔**رفاہی خدمات**: آپ نے بلتستان کے طول وعرض میں فنڈ لاکر مختلف کوہلوں کی تعمیر وتوسیع کروائی۔جس سے آب پاشی کے پانی کا قحط قصہ پارینہ بن گیا۔

6۔**وصیت کرنا**: سفر پر روانگی کے وقت وصیت لکھ چھوڑنا آپکا وتیرہ تھا۔لیکن اس بار اس انداز سے وصیت لکھ کر گئے تھے، گویا آپ کو اپنی وفات کے متعلق بتایا گیا ہو۔آپنے لکھا کہ اگر میری بابت کوئی ناخوشگوار خبر سن لیں تو واویلا نہ کرنا۔اس کی اجازت ہی نہیں۔بلکہ صبر ورضا سے کام لینا۔جائیداد کی تقسیم شرع محمدی کے مطابق کرنا، بچیوں کو ان کا مقررہ حصہ پورا پورا دینا۔امانتیں صاحب امانت تک پہنچادینا وغیرہ۔

7۔**معاملات**: وفات کے بعد لوگوں سے آپ کے معاملات دیکھے گئے تو معلوم ہوا کہ دوسروں کے حقوق آپ پر بالکل نہیں اور آپ ہر قسم کے قرض وغیرہ سے بری تھے۔

8۔ **استقلال اور صبر وہمت**۔سعودیہ عربیہ کا سفر نامساعد حالات میں کیا۔بعض جگہوں سے دندان شکن جواب ملا۔بہت آزمائے گئے، مگر آپ اور خلیق مرحوم دونوں صبر وہمت کے چٹان ثابت ہوئے۔بالآخر یہی شیوخ آپ دونوں کے گرویدہ ہوگئے اور آپ لوگوں کی خدمت، معاونت اور مہمان نوازی میں سرگرم رہے، یہاں تک کہ دونوں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

9۔ **تعلیم و تربیت**: آپ نے اولاد کو دینی علوم سے آراستہ کیا، صوم وصلاۃ کے پابند بنائے۔دوسرے لڑکوں سے جھگڑ کے آنے پر اپنی اولاد کو جھڑکتے اور مناسب سزا دیتے۔دوسرے بعض والدین کی طرح اپنی اولاد کو معصوم عن الخطاء نہ سمجھتے۔معلمین کو خصوصی ہدایت کرتے تھے کہ اگر میرے بچے پڑھائی نہ کریں یا گستاخی کریں تو بلا رعایت سزا سے اصلاح کریں۔کاش یہ صفت ہر ایک میں ہوتی۔

**اور آسمان ٹوٹ پڑا**: آپ 28 جون 2002ء کو حسب معمول بکار سفارت سعودیہ تشریف لے گئے۔آپ کے ہم سفر ساتھی مولانا عبدالواحد ومولانا محمد علی جوہر واپس وطن لوٹ آئے۔آپ کچھ کاموں کی تکمیل کیلئے چند یوم

وہیں ٹھہر گئے۔ٹکٹ لیکر پھر چند دنوں کے لئے سفر ملتوی کیا۔پھر آپ نے مورخہ 3 اگست کو بلتستان واپس آنے کا پروگرام بنایا تھا اور سفر کی تیاری کر کے دوست احباب سے الوداعی ملاقات کر چکے تھے۔رات کی فلائٹ میں سفر کرنا تھا۔عصر کی نماز محلّہ ربوہ مسجد جمیح ریاض میں پڑھی۔نماز کے بعد روڈ پار کر رہا تھا، کہ مخالف سمت سے ایک تیز رفتار گاڑی آپ سے ٹکرائی، جس سے آپ کو شدید چوٹ آئی، آپ جانبر نہ ہو سکے۔اور بلتستان کا یہ عظیم سپوت مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ بمطابق 3 اگست 2002ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔﴿انا للّٰہ و انآ الیہ راجعون O﴾ آپ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہم سے بچھڑ گئے اور سرزمین ریاض میں ابدی نیند سو گئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ ، اللھم اجعل قبرہ روضة من ریاض الجنة ، اللھم ارفع درجتہ فی العلیین وتجاوز عن سیئاتہ وصلی اللّٰہ وسلم علی نبینا محمد ﷺ

آپ کی وفات کی خبر 4 اگست 2002 کو بلتستان پہنچی اور جنگل کی آگ کی طرح آنا فانا بلتستان بھر میں پھیل گئی۔ تمام احباب جماعت و دیگر معززین غواڑی اُمڈ آئے اور بیشتر اہلحدیث مساجد میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔مورخہ 14 اگست کو مکتبہ الشباب الاسلامی غواڑی میں اور 15 اگست کو زیر صدارت مدیر عام مولانا عبدالواحد عبداللہ جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کا اور مورخہ 18 اگست کو جمعیت اہلحدیث بلتستان کا تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔جس کی صدارت امیر جمعیت مولانا عبدالرحمٰن حنیف نے کی۔جن میں اکابرین جماعت نے آپ کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے آپ کی دینی وعلاقائی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اس نازک موقع پر صبر ورضا سے کام لینے، آپ کے مشن کو جاری رکھنے اور اتحاد واتفاق سے رہنے کے عزم کو دہرایا گیا۔

**ازواج واولاد:** آپ نے ایک بیوہ، چھے بچے اور پانچ بچیاں چھوڑیں۔بچے یہ ہیں: مولانا یوسف، مولانا حبیب الرحمٰن، عبدالعزیز، عبدالماجد، محمد جان اور سلیمان۔ مولانا یوسف حنیف صاحب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل اور مرکز اسلامی سکردو کے استاد ہیں۔مولانا حبیب الرحمٰن مدینہ یونیورسٹی ہی میں ماسٹر ڈگری کی تیاری میں مصروف ہیں۔دوسرے چاروں بچے حصول تعلیم میں شب وروز مشغول ہیں۔

**حلیہ واوصاف:** آپ سڈول جسم، خفیف داڑھی، قوی الجثہ، اور گول چہرہ رکھتے تھے۔چہرے پر چیچک کے پرانے اثرات نمایاں تھے۔سادہ لباس پہننے کو ترجیح دیتے۔تصنع وتکلف نام کو نہ تھے۔داڑھی اور سر کے بال میں کالا اور سفید ملا جلا تھا۔ عمر کے آخری سالوں میں گھٹنوں میں تکلیف رہتی تھی۔

## آپ کے متعلق لوگوں کے تأثرات وجذبات :

مولانا عبدالوھاب حنیف رحمہ اللہ سعودی عرب اور پاکستان کے سلفی حلقوں میں ایک معروف شخصیت تھے۔ آپ کی وفات پر اندرون وبیرون ملک سے مختلف اداروں اور شخصیات کی طرف سے جناب مولانا عبدالواحد مدیر عام اور مولانا عبدالرحمٰن حنیف امیر جمعیت اہلحدیث بلتستان ودیگر معززین جماعت کے نام تعزیتی خطوط آئے، جن میں انہوں نے آپ کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ہم انہیں اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں :(ادارہ).

1- آپ کی وفات فاجعہ کے موقع پر آپ کے پرانے عربی دوست جامعہ امام محمد بن سعود ریاض کے پروفیسر ڈاکٹر احمد بن محمد ابابطین نے تعزیتی خط کے ساتھ درج ذیل تأثرات ''*ھکذا عرفت الشیخ*'' کے عنوان سے تحریر فرمایا:

''فی أحد أیام الجمع من شهر رمضان عام ۱۴۲۳ھ 1983ء تعرفت علی الشیخ عبد الوهاب محمد جان وزمیله الشیخ عبد الرحمن، وذلک بعد صلاة الجمعة فی مسجد الأمیر سلطان فی الربوة حیث عرضت علیهما الدعوة للإفطار فی ذلک الیوم فأجابا هذه الدعوة جزاهما الله خیر الجزاء. ومضت بعد ذلک تسع سنوات فتوفی الشیخ عبد الرحمن خلیق فی یوم الخمیس ۱۱ ربیع الأول عام ۱۴۱۲ھ (19سبتمبر عام 1991ء) بنوبة قلبیة رحمه الله رحمة واسعة. واستمرت العلاقة مع الشیخ عبد الوهاب إلی أن وافاه الأجل المحتوم وقد عرفت عن الشیخ عدة مزایا أذکر منها :

۱۔ حرصه علی الصلوات فی وقتها مع الجماعة وکان یجلس من بعد صلاة الفجر إلی شروق الشمس فی المسجد یتلو القرآن الکریم.

۲۔ اخلاصه فی عمله فی خدمة الدعوة وصبره فی حلبة أمور الدعوة.

۳۔ زهده فی الدنیا وتواضعه وأدبه الجم وسعة حلمه.

۴۔ أمانته علی المال ودقته فی الحسابات بشکل لم أر له مثیلا.

۵۔ کان العمود الفقری (فیما أعلم) لجمع المال لمشاریع بلتستان ولجامعة

دارالعلوم بلتستان غواری.

٦ـ حرصه على تأليف القلوب ونجاحه فى ذلك إلى حد كبير.

٧ـكان لسانه رطبا بذكر الله وكان عف اللسان مجتنبا للغيبة والنميمة.

٨ـ حرصه الشديد على جامعة دارالعلوم بلتستان وحرصه على توفير مالها.

٩ـ حرصه على تصحيح العقيدة ونصرة الإسلام والمسلمين.

١٠ـ كان خفيف الظل ذا دعابة.

١١ـكان يمثل القدوة فى ذلك.

رحم الله الشيخ وأسكنه فسيح جناته وعوضنا عنه خيرا.

أحسن الله عزاءنا وعزاءكم فى فقيد الجميع الأخ عبد الوهاب محمدجان رحمه الله وكتبه فى سجل الشهداء -﴿ فى مقعد صدق عند مليك مقتدر ۞ ﴾

ولاشك أن مصابنا جلل ولم تقتصر الأسرة بل فقده جمع كثير من المسلمين والمؤسسات الإسلامية و فى مقدمتها جامعةدارالعلوم، وعزاءنا فى الشيخ أنه عاش حياته مجاهدا فى سبيل الله مخلصا لجامعة دارالعلوم وباذلاجهده فى رئاسة مجلس العمل و لجماعة أهل الحديث فى بلتستان.

د. أحمد بن محمد أبابطين

جامعة الإمام محمدبن سعودالإسلامية الرياض.

2- قد تلقينا ببالغ الحزن والأسى نبأ وفاة الشيخ الداعية/ عبد الوهاب حنيف محمد جان ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ إن لله ما أعطىٰ وله ما أخذ وكل شيء عنده بأجل ولتصبروا ولتحتسبوا.

إن كافةمنسوبى مكتب الدعوة فى باكستان يتقدمون بالعزاء والمواساة لفضيلتكم بوفاة الشيخ الذى تأثر الجميعبفقده والذى يحتل مكانة خاصة فى قلوبنا، وقد تلقينا العديد من الكتابات والاتصالات تعزية للفقيد الغالى. فالحمد لله على كل

حال. وعظم الله أجركم وأحسن عزاءكم وغفرله وأسكنه الفردوس الأعلى فى الجنة.

أخوكم: محمد بن سعد الدوسرى

مدير مكتب الدعوة إسلام آباد باكستان

سفارة المملكة العربية السعودية

وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

3- فقد أساءنا و آلمنا نبؤ وفاة الأخ العزيز الشيخ عبدالوهاب محمد جان رحمه الله نسأل الله تعالىٰ أن يتغمده بواسع رحمته وأن يغفر له و يرزقه الدرجات العلىٰ فى جنات الفردوس و أن يلهمكم الصبر و الثبات و أن يجعلكم خير خلف لخير سلف و يوفقكم و يسدد خطاكم. ﴿إنا لله و إنا إليه راجعون﴾

أخوكم و محبكم :فريح بن على العقلا

4- اُستاذی المکرّم مولانا عبدالوھاب حنیف صاحب کی ناگہانی وفات ایک نہایت ہی تکلیف دہ پیغام ہے، مرحوم ایک گرانقدر علمی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاق حسنہ کے پیکر تھے، اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتے تھے۔ بلتستان کی جماعت کی تنظیم نو میں آپ کا بڑا کردار ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمت وغفران سے نوازے۔ آمین

شریک غم: حافظ عبدالحمید

رئیس جامعة العلوم الأثرية جهلم

5- شیخ عبدالوھاب حنیف کی وفات کی خبر پڑھ کر نہایت ہی دکھ اور افسوس ہوا۔ بے شک موصوف دارالعلوم غواڑی کے روح رواں، متحرک اور مخلص انسان تھے۔ ان کی ناگہانی رحلت غیر معمولی نقصان ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کی جملہ خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور دارالعلوم کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

نذیر اللہ خان

مدیر جامعہ إسلامیہ نصرۃ الإسلام گلگت شمالی علاقہ جات

6- نہایت ہی دکھ اور کرب کے ساتھ یہ خبر سنی کہ ہمارے ہر دلعزیز بزرگ مولانا عبدالوھاب حنیف صاحب حادثہ

فاجعہ میں رحلت فرما گئے ہیں۔ جامعہ کی تمام انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔ بلاشبہ مولانا کی رحلت سے جو خلا واقع ہوا ہے، وہ بہت دیر سے پر ہوگا۔ آپ کی خدمات نا قابل فراموش ہیں اور ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور پوری جماعت اور جملہ اہل خانہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

محمد یسین ظفر

مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

7- مولانا عبدالوھاب حنیف جیسی شخصیت صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی دینی وعلاقائی خدمات پر جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے، کم ہے۔ آپ کی وفات ایک ایسا خلا ہے، جو مدت مدید تک پر نہ ہوگا۔ یہ سانحہ نہ صرف مسلک اہل حدیث بلتستان کے لیے نقصاندہ ہے، بلکہ پورے بلتستان کے لیے ایک المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور بشری لغزشوں سے صرفِ نظر فرمائے۔ آمین

احمد علی ابراهیم

امیرهیئة الشباب الخیریة غواڑی

8 - محترم فضیلۃ الشیخ عبدالوھاب حنیف صاحب کی اچانک وفات کی خبر سن کر دل کو دکھ اور صدمہ پہنچا، پوری جماعت اس صدمے کے غم سے نڈھال ہے۔ ایسے موقع پر ہم سنت کے مطابق یہی کہیں گے کہ دل حزین ہے آنکھیں پرنم۔ مگر ہم ایسی بات نہیں کہیں گے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے منافی ہو۔

شریک غم: تحریك طلبه شگر بلتستان حلقه کراچی

9 - مولانا عبدالوھاب حنیف کا سانحہ ارتحال سن کر بہت ہی صدمہ ہوا۔ ان کی وفات پر پوری جماعت سوگوار ہے وہ خود اکیلے اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ اس وقت معاملہ ایسا ہے کہ کون کس کو تعزیت کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی جملہ قربانیاں قبول فرمائے۔ آمین

قاری محمد حسن عسکری

10- أقدم لجميع منسوبي جامعة دار العلوم التعازي و السلوان على وفاة فارس أهل الحديث الشيخ عبدالوهاب رحمه الله، كانت حياة الفقيد حافلة بالجد في خدمة الجامعة أفنى حياته في هذا المضمار. لقد مات و لكن أعماله ستبقى شاهدة له. فغفره الله و أسكنه فسيح جناته

، و يلهمكم الصبر و الاحتساب.

أخوكم فی اللہ :عبدالستار محمد

11 - أقدم أحر التعازى إلى جمعية أهل الحديث بلتستان على وفاة فضيلة الشيخ عبدالوهاب حنيف -رحمه اللہ - الذى انتقل إلى جوار ربه فى سبيل خدمة الجامعة . أسأل اللہ العلى القدير أن يتغمد الفقيد بواسع رحمته و أن يلهم الجميع الصبر و السلوان.

محمد سليمان بن عبدالغفور

دبئى الأمارات المتحدة العربية

12- إن حادثة وفاة أستاذى المكرم لحدث فاجع للجامعة والجمعية أفرادا و جماعةً. و لقد حظيت من وُدّه و شفقته الحظ الوافر من أول يوم وردت دارالعلوم بلتبستان للدراسة إلى أن بدأت أقدم خدماتى فى نشر مجلة التراث۔

وإنا بفراقه لمحزونون ولا نقول إلا ما يرضى ربنا. اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه وارفع درجته وأسكنْه فسيح الجنان راضيا مرضيا، وأعقِبْنا عقبى صالحا ۔آمين

أبو محمد عبدالوهاب خان

سکریتر مجلة التراث

13- فضیلۃ الشیخ عبدالوھاب حنیف کی اچانک وفات کی افسوسناک خبر سن کر دلی دکھ اور صدمہ پہنچا، ہمارا دل مغموم ہے آنکھیں اشک بار ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

ابوعبد اللہ شریف طاہر شگری

14- آنکھیں اشک بار ہیں تو دل سوگوار، قویٰ مضمحل، دماغ ماؤف...... جمعیت اہل حدیث بلتستان کی نشأۃ ثانیہ کا دوسرا محرک بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سو گیا...... آپ قوت استدلال کے مالک تھے۔ مسلک اہل حدیث کے صحیح ترجمان تھے۔ آپ ایک پرجوش مبلغ، نرم گفتار خطیب، دبنگ مقرر تھے۔ عربی زباندانی میں مہارت حاصل تھی۔ طبیعت میں سادگی اور بے تکلفی نمایاں تھی۔

محمد اسماعیل فضلی